ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:6

قادیانیوں کے عقیدہ ظل و بروز کا علمی تحقیقی جائزہ

مرتب

مولانا سعد کامران

سبق نمبر 6

قادیانیوں کے عقیدہ ظل و بروز کا علمی تحقیقی جائزہ

مرزا صاحب نے نئے عقیدہ ظل اور بروز کی بنیاد رکھی۔ دراصل مرزا صاحب نے عقیدہ ظل اور بروز ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے چوری کیا۔ قادیانیوں کے عقیدہ ظل اور بروز کو سمجھنے سے پہلے ہندوؤں کا عقیدہ حلول اور تناسخ سمجھنا ضروری ہے۔

"ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ و حلول"

ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ اور حلول کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بندہ ایک دفعہ مرجاتا ہے تو اس کی روح دوسری دفعہ کسی میں حلول کر جاتی ہے اور اسی انسان کا دوسرا جنم ہو جاتا ہے۔ جو پہلے مرچکا ہوتا ہے۔

لیکن ہندوؤں کے اس عقیدے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب کوئی انسان دوسری دفعہ جنم لے لیتا ہے تو وہ دوسری دفعہ جنم لے لینے کے بعد پہلے جنم کے والدین کو اپنا والدین نہیں کہہ سکتا۔ اور پہلے جنم کی بیوی کو اپنی بیوی نہیں کہہ سکتا۔ اور پہلے جنم کے بچوں کو اپنا بچہ نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح جس زمین و جائیداد کا پہلے جنم میں وارث اور مالک ہوتا ہے دوسرے جنم میں اس زمین و جائیداد کا وارث اور مالک نہیں کہلا سکتا۔

"مرزا صاحب کا عقیدہ ظل اور بروز"

مرزا صاحب نے عقیدہ ظل اور بروز کے بارے میں لکھا ہے:

"اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی

کہلائے گا۔کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوی نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد ﷺ خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 209)

ایک اور جگہ مرزا صاحب نے ظل اور بروز کی مزید وضاحت کی ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ جیسا کہ تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

مرزا صاحب کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ جو شخص حضور ﷺ کی کامل اتباع کرے گا اسے نبوت مل جائے گی۔

مرزا صاحب کے اس عقیدے کے باطل ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وجہ نمبر 1:

مرزا صاحب اور قادیانی جماعت یہ کہتی ہے کہ اگر حضور ﷺ کی کامل اتباع کی جائے تو نبوت ملتی ہے۔ تو ان کا یہ کہنا ہی کفر ہے۔ کیونکہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے بلکہ وہبی چیز ہے۔ یعنی نبوت اپنی محنت کرنے اور ارادہ کرنے سے نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو عطا کریں اس کو ملتی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"وَ اِذَا جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَـتَهٗ ؕ سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَمۡكُرُوۡنَ ."

ترجمہ: "اور جب ان (اہل مکہ) کے پاس (قرآن کی) کوئی آیت آتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ: ہم اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اس جیسی چیز خود ہمیں نہ دے دی جائے جیسی اللہ کے پیغمبروں کو دی گئی تھی۔ (حالانکہ) اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کس کو سپرد کرے۔ جن لوگوں نے (اس قسم کی) مجرمانہ باتیں کی ہیں ان کو اپنی مکاریوں کے بدلے میں اللہ کے پاس جاکر ذلت اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔"

(سورۃ الانعام آیت نمبر124)

وجہ نمبر2:

قادیانی کہتے ہیں کہ ظل سائے کو کہتے ہیں اور مرزاصاحب نے حضور ﷺ کی اتنی کامل اتباع کی کہ مرزاصاحب نعوذ باللہ حضور ﷺ کا ظل بن گئے۔ اور ظلی نبی بن گئے۔ لیکن یہ قادیانیوں کا دھوکہ ہے۔ قادیانی دراصل مرزاصاحب کو نعوذ باللہ حضور ﷺ جیسا بلکہ نعوذ باللہ حضور ﷺ سے بڑھ کر درجہ دیتے ہیں۔

سب سے پہلے دیکھتے ہیں کہ مرزاصاحب نے کیا حضور ﷺ کی اتنی کامل اتباع کی ہے یا ویسے ہی ڈھنڈورا پیٹا ہے کہ میں عاشق رسول ﷺ ہوں۔

1. مرزاصاحب نے حج نہیں کیا۔ حالانکہ مرزاصاحب پر حج فرض بھی تھا۔
2. مرزاصاحب نے ہجرت نہیں کی۔
3. مرزاصاحب نے جہاد بالسیف نہیں کیا۔ بلکہ الٹا اس کو حرام کہا۔

4. مرزاصاحب نے کبھی پیٹ پر پتھر نہیں باندھے۔
5. مرزاصاحب نے کبھی بھی کسی چور کے ہاتھ نہیں کٹوائے۔ حالانکہ مرزاصاحب کے دور میں کتنی چوریاں ہوئیں۔بلکہ الٹا مرزاصاحب نے لوگوں سے فراڈ کیئے۔
6. مرزاصاحب نے کسی زانی کو سنگسار نہیں کروایا۔ حالانکہ ہندوستان کے قحبہ خانوں میں زنا ہوتا رہا۔بلکہ الٹا مرزاصاحب کے پیروکاروں نے مرزاصاحب اور اس کے خاندان پر زنا کے الزام لگائے۔

اگر مرزاصاحب اور قادیانی جماعت نبوت ملنے کے لئے اطاعت کو ہی معیار بناتے ہیں تو مرزاصاحب تواس معیار پر بھی پورا نہیں اترتے تھے۔

وجہ نمبر3:

مرزاصاحب نے لکھاہے:

”خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے۔اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔اور سب سے بڑھ کر ہے۔اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔جیسا کہ تم آیئنہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہوسکتے بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔صرف ظل اور اصل کا فرق ہے“۔

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

معزز قارئین! مرزاصاحب کا یہ کہنا کہ میں ظلی طور پر محمد ہوں اس کا مطلب ہے کہ نعوذباللہ اگر آیئنے میں حضور ﷺ کو دیکھا جائے تو وہ مرزاصاحب نظر آئیں گے۔اور جو مرزاصاحب آیئنے میں نظر آرہے ہیں وہ مرزاصاحب نہیں ہے بلکہ نعوذباللہ حضور ﷺ ہیں۔اگر دونوں ایک ہی ہیں تو پھر ظل اور بروز کی ڈھکوسلہ بازی کیوں کرتے ہو؟؟؟

یہی کہنا حضور ﷺ کی توہین ہے اور کفر ہے۔

وجہ نمبر4:

مرزا صاحب کے ظل اور بروز کے فلسفے کو مرزا صاحب کی ہی تحریرات سے باطل ثابت کرتے ہیں۔

1. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"نقطہ محمدیہ ایسا ہی ظل الوہیت کی وجہ سے مرتبہ الہیہ سے اس کو ایسی ہی مشابہت ہے جیسے آیئنے کے عکس کو اپنی اصل سے ہوتی ہے۔ اور امہات صفات الہیہ یعنی حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر کلام مع اپنے جمیع فروع کے اتم و اکمل طور پر اس (آنحضرت ﷺ) میں انعکاس پذیر ہیں"۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 224 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 224)

2. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا ہی وجود تھا"۔

(ایام الصلح صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 265)

3. مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے"۔

(شہادۃ القرآن صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے"۔

(فتح اسلام صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 21)

مرزا صاحب کے اگر ظل اور بروز کے فلسفے کو تسلیم کرلیں تو پھر حضور ﷺ کو بھی خدا تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین کو رسول تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کو بھی رسول تسلیم کرنا پڑے گا۔

کیا کوئی قادیانی ایسا ایمان رکھتا ہے کہ حضور ﷺ خدا ہیں اور حضرت عمرؓ اور تمام خلفائے راشدین رسول ہیں اور تمام صحابہ کرامؓ رسول ہیں ؟؟

اگر مرزا صاحب کے فلسفے کے مطابق حضور ﷺ خدا کے ظل ہوکر بھی خدا نہیں ہوسکتے اور حضرت عمرؓ اور دیگر خلفاء رسول اللہ کے ظل ہوکر بھی رسول نہیں ہوسکتے اور تمام صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کا عکس ہوکر بھی رسول نہیں ہوسکتے تو مرزا صاحب کیسے نبی اور رسول ہوسکتے ہیں ؟؟

ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلی اور بروزی نبوت کی اصطلاح صرف لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ہے۔ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

وجہ نمبر 5:

قادیانی قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال کرکے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے سے ظلی نبوت ملتی ہے۔

"وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا."

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔"

(سورۃ النساء آیت نمبر 69)

اس آیت میں دراصل اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے کو یہ خوشخبری ہے کہ وہ جنت میں نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر قادیانی فلسفے کو تسلیم کرلیں کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے سے ظلی نبوت مل جاتی ہے تو کیا دوسرے انعام جن کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی صدیق، شہید اور صالح ہونا، کیا یہ درجے بھی ظلی طور پر ملتے ہیں یا حقیقی طور پر ملتے ہیں؟؟

کیونکہ اگر قادیانی فلسفے کو تسلیم کیا جائے تو یہ درجے بھی ظلی طور پر ملنے چاہیے۔

اور اگر یہ درجے حقیقی طور پر ملتے ہیں ظلی طور پر نہیں ملتے تو پھر نبوت کو بھی حقیقی طور پر ملنا چاہیے۔ حالانکہ شریعت کے ساتھ نبوت کا ملنا اور مستقل نبوت کا ملنا یہ تو قادیانی بھی تسلیم نہیں کرتے۔ تو پتہ چلا کہ قادیانیوں کا ظل اور بروز کا فلسفہ محض ایک ڈھکوسلا ہے۔ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

وجہ نمبر6:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”صدہا لوگ ایسے گزرے ہیں جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عنداللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد یا احمد تھا“۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 346 مندرجہ روحانی خزائن جلد5 صفحہ 346)

جبکہ دوسری جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں“۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 406)

مرزاصاحب کی ان تحریرات سے پتہ چلا کہ امت محمدیہ میں سینکڑوں لوگ ایسے گزرے ہیں جو ظلی طور پر محمد یا احمد تھے لیکن نبی نہیں تھے۔اور نہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیا اور نہ اپنی علیحدہ جماعت بنائی اور نہ ہی اپنے منکرین کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔عجیب بات تو یہ ہے کہ اتنے بڑے بڑے متبعین خدا اور رسول تو اس نعمت سے محروم رہے اور مرزاصاحب ظلی نبی بن گئے بلکہ ظلی نبی کے ساتھ حقیقی نبی بن گئے۔

وجہ نمبر7:

مرزاصاحب نے ظل اور بروز کا عقیدہ ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ و حلول سے چوری کر کے لیا۔

ہندوؤں کا عقیدہ تناسخ اور حلول کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بندہ ایک دفعہ مرجاتا ہے تو اس کی روح دوسری دفعہ کسی میں حلول کر جاتی ہے اور اسی انسان کا دوسرا جنم ہوجاتا ہے۔جو پہلے مرچکا ہوتا ہے۔

لیکن ہندوؤں کے اس عقیدے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب کوئی انسان دوسری دفعہ جنم لے لیتا ہے تو وہ دوسری دفعہ جنم لے لینے کے بعد پہلے جنم کے والدین کو اپنا والدین نہیں کہ سکتا۔ اور پہلے جنم کی بیوی کو اپنی بیوی نہیں کہ سکتا۔ اور پہلے جنم کے بچوں کو اپنا بچہ نہیں کہ سکتا۔ اسی طرح جس زمین و جائیداد کا پہلے جنم میں وارث اور مالک ہوتا ہے دوسرے جنم میں اس زمین و جائیداد کا وارث اور مالک نہیں کہلا سکتا۔

لیکن مرزاصاحب نے ہندوؤں کے اس عقیدہ تناسخ اور حلول کا بھی بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا۔ مرزاصاحب نے جس شخص کو دوسرے کا ظل بنایا اس کو پہلے شخص کا وارث بھی بنا دیا۔

مرزاصاحب اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل کہتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ام المومنین کہا جاتا ہے۔ جبکہ مرزاصاحب کے پیروکار بھی مرزاصاحب کی بیوی کو ام المومنین کہتے

ہیں۔ حضور ﷺ کے صحابہؓ کی طرح مرزاصاحب اپنے مریدوں کو صحابی کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی طرح مرزاصاحب بھی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور نہ ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مرزاصاحب نے ظل اور بروز کا عقیدہ چوری تو ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے کیا۔ لیکن ہندوؤں کے عقیدے کا بھی بیڑہ غرق کر دیا۔

وجہ نمبر8:

مرزاصاحب اور اور قادیانی جماعت کی تحریرات ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ کیا ظل اور بروز کا فلسفہ انسانی عقل اور فہم میں آتا ہے؟؟

1. مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"محمد رسول الله والذین معه"۔ ...(سورۃ الفتح آیت نمبر29)

"اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 صفحہ 207)

2. مرزاصاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"پس مسیح موعود (مرزاصاحب) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے"۔

(کلمۃ الفصل صفحہ158)

3. قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"پھر مثیل اور بروز میں بھی فرق ہے۔ بروز میں وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔۔۔ بروز اور اوتار ہم معنی ہیں"۔

(الفضل 20 اکتوبر 1931ء)

4. قادیانی اخبار "الفضل" میں لکھا ہے:

"میں احمدیت میں بطور بچہ تھا جو میرے کانوں میں یہ آواز پڑی۔ مسیح موعود محمد است و عین محمد است"۔

(الفضل 17 اگست 1915ء)

5. مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے:

"اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا"۔

(کلمۃ الفصل صفحہ 105)

مرزا صاحب اور دوسرے قادیانیوں کی ان تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ اور مرزا صاحب ایک ہی ہیں۔

اس کی 3 صورتیں ہیں۔

1. پہلی صورت یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ کا جسم مبارک اور روح مبارک نعوذ باللہ مرزا صاحب کی شکل میں دوبارہ دنیا میں تشریف لائے؟

یہ صورت تو غلط ہے کیونکہ حضور ﷺ کا جسم مبارک تو مدینہ شریف میں روضہ مبارک میں مدفون ہے۔

2. دوسری صورت یہ ہے کہ کیا نعوذ باللہ حضور ﷺ کی روح مبارک مرزا صاحب کے جسم میں حلول کر گئی؟

یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ یہ عقیدہ تو ہندوؤں کا ہے کہ ایک فوت شدہ انسان دوسرے جنم میں آتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا عقیدہ تو ہو سکتا ہے لیکن اسلام میں اس عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے صراحتًا خلاف ہے۔

3. اس کی تیسری صورت یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزاصاحب میں حضور ﷺ کے اوصاف و کمالات ہوں۔

یہ صورت بھی غلط ہے کیونکہ:

1. حضور ﷺ امی تھے اور مرزاصاحب کئی کتابوں کا مصنف تھا۔
2. حضور ﷺ عربی تھے اور مرزاصاحب عجمی تھا۔
3. حضور ﷺ قریشی تھے اور مرزاصاحب مغل قوم سے تعلق رکھتا تھا۔
4. حضور ﷺ دنیاوی لحاظ سے بے برگ و بے نوا تھے جبکہ مرزاصاحب کو رئیس قادیان کہلانے کا شوق تھا۔
5. حضور ﷺ نے مدنی زندگی کے 10 سالوں میں سارا عرب زیر نگیں کرلیا تھا۔ جبکہ مرزاصاحب غلامی کی زندگی کو پسند کرتا تھا۔ اور جہاد اور فتوحات کا قائل نہیں تھا۔
6. حضور ﷺ کے ہاں اسلام کو آزادی کا مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اور مرزاصاحب کے ہاں اسلام غلامی کا مترادف ہے۔.
7. حضور ﷺ کی صداقت کی گواہی غیروں نے بھی دی تھی۔ جبکہ مرزاصاحب کو آج تک قادیانی سچا ثابت نہیں کر سکے۔
8. حضور ﷺ کا کردار ایسا پاکیزہ اور صاف ستھرا تھا کہ غیر بھی اس پر انگلی نہیں اٹھا سکے۔ اور مرزاصاحب کا کردار ایسا ہے کہ خود مرزاصاحب کے ماننے والے مرزاصاحب پر زنا کے الزام لگاتے رہے۔

9. حضور ﷺ کے مالی معاملات اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بے مثال زندگی دنیا بھر کے لئے نمونہ ہے۔ جبکہ مرزا صاحب کی خیانت اور لوگوں کے حقوق ادا نہ کرنا آج بھی قادیانیوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور ﷺ اور مرزا صاحب میں نہ وحدت جسم ہے اور نہ وحدت روح ہے۔ اور نہ ہی وحدت کمالات ہے اور نہ ہی وحدت اوصاف ہے۔ پھر یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب حضور ﷺ ہی ہے۔ اور نعوذ باللہ حضور ﷺ ہی دوبارہ مرزا صاحب کی شکل میں آ گئے ہیں۔

وجہ نمبر 9:

مرزا صاحب نے جو ظل اور بروز کا عقیدہ گھڑا ہے یہ عقیدہ نہ قرآن کی کسی آیت سے ثابت ہے اور نہ کسی حدیث سے ثابت ہے۔ بلکہ یہ عقیدہ ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے چوری شدہ ہے۔ اس لئے ایسا عقیدہ جو اسلام کے بنیادی عقیدے کے ہی خلاف ہو وہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

”خلاصہ کلام“

ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا عقیدہ ظل و بروز قرآن و احادیث کے خلاف ہے۔ ہندوؤں کے عقیدہ حلول اور تناسخ سے چوری کیا گیا ہے۔ اور خود مرزا صاحب کی تحریرات سے بھی باطل ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ ایسا جھوٹا عقیدہ ہے جو عقل و فہم سے بھی بالاتر ہے۔